آئیں تراویح پڑھانا سیکھیں



از

ڈاکٹر محمد اسحاق عالم

امام وخطیب جامع مسجد عثمانیہ، عثمانیہ سوسائٹی، ناظم آباد

نمبر 1 کراچی

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی

آئیں تراویح پڑھانا سیکھیں

از

ڈاکٹر محمد اسحاق عالم

امام وخطیب جامع مسجد عثمانیہ، عثمانیہ سوسائٹی، ناظم آباد نمبر 1 کراچی

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اصول الدین، جامعہ کراچی

فہرست عنوانات

تمہیدی بات!

رمضان المبارک سن 1443 / 2022 کے دوران سوشل میڈیا پر تراویح کے سلسلے میں کبھی کبھار کچھ گزارشات پیش کرتا رہا، جسے الحمدللہ کافی لوگوں نے سراہا اور میرے لیے اطمینان کی بات یہ ہے کہ وہ گزارشات بے شمار لوگوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بھی بنیں۔ جس کے بعد کچھ ساتھیوں کا مسلسل اس بات پر اصرار رہا کہ یہ سارا مواد یکجا کر دیا جائے تاکہ لوگوں کے لیے اس سے استفادہ مزید آسان ہو سکے۔ جس کے بعد کچھ معمولی تبدیلی کے ساتھ وہ گزارشات پیش خدمت ہیں، ملاحظہ فرمائیں۔

رمضان المبارک میں ہمارے کئی حفاظ پر تراویح کا ایک خاص قسم کا دباؤ ہوتا ہے۔ کسی کے ساتھ گلا متاثر ہو جانے کا مسئلہ تو کسی کے ساتھ دوران تراویح مسلسل غلطیوں کا اور موجودہ دور میں تو اب لہجہ بھی ایک مسئلہ بن چکا ہے۔ آپ شاید اسے مسئلہ نہ سمجھیں لیکن میں جب ہر دوسرے تراویح پڑھانے والے کو اس دوڑ میں شریک دیکھتا ہوں تو مجھے اب یہ مسئلہ ہی نظر آنے لگا ہے۔ ان تمام مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے کچھ گزارشات عرض کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

گلا خراب ہونے کی شکایت

عموماً ہمارے حفاظ کو تراویح پڑھانے کی وجہ سے گلا خراب ہونے کی شکایت بہت رہتی ہے۔ اس سلسلے میں اپنے تجربات کی روشنی میں صرف تین گزارشات عرض کر دیتا ہوں۔

1. گلا خراب ہونے کی ٹینشن چھوڑ دیجیے۔ جتنا آپ اس کی فکر کریں گے اتنا ہی اس کے نخرے بڑھیں گے۔ آپ شاید اس بات کو قبول نہ کریں لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہماری بیماریوں کا تعلق ہمارے دماغ اور فکر سے بھی ہے اور اچھا خاصا ہے۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے جو تراویح کی ہر چار رکعتوں کے بعد شہد والا پانی پیتے ہیں، کوئی تراویح سے قبل مسجد جاتے ہوئے پیتا ہے، کچھ حفاظ دار چینی کا قہوہ پیتے ہیں، یہ سب ٹینشن ہی تو ہے، اسے چھوڑ دیجیے اور بے فکر ہو کر تراویح پڑھائیے۔ اس فن کے جتنے بھی ماہرین ہیں، آپ اُن سے پوچھ کر دیکھ لیں، کوئی بھی آپ کو ان تکلفات میں پڑتا نظر نہیں آئے گا۔ جب میں رمضان المبارک میں یہ تحریریں لکھ رہا تھا تو استاد محترم قاری ضیاء الحق صاحب (ریڈیو پاکستان والے) تک بھی میری یہ تحریریں پہنچ رہی تھیں جس کا علم مجھے رمضان کے بعد تب ہوا جب میری قاری صاحب سے ملاقات ہوئی تو ان تحریروں کو سراہنے کے بعد اپنا معمول بتاتے ہوئے فرمانے لگے کہ "میری عادت تو یہ ہے کہ میں مغرب کے بعد اپنی معمول کی دودھ والی چائے پیتا ہوں اور بس، اس کے علاوہ کچھ نہیں" اور خود میرا اپنا ذاتی معمول بھی یہی ہے۔

جب آپ کے دماغ میں مسلسل یہ بات چل رہی ہوتی ہے کہ گلا خراب ہو جائے گا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس پر تو حدیث

قدسی بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے پیش آتا ہے۔ جب ایسا ہے اور یقیناً ایسا ہی ہے تو پھر رب کی ذات عالیہ کو سامنے رکھ کر اچھا گمان ہی رکھیے اور ٹینشن فری ہو جایئے۔

چلتے چلتے یہ بھی بتادوں کہ تراویح سے پہلے سبز چائے سے میلوں دور رہیں، یہ گلا خشک کرتا ہے، ہاں اگر شہد ملالیں تو پھر ٹھیک ہے لیکن میری رائے پھر بھی اس کی نہیں ہو گی کیونکہ سبز چائے کی تاثیر گرم ہے، اوپر سے شہد بھی گرم۔ اس کے ساتھ اگر موسم بھی گرم ہو گا تو آپ تراویح میں پریشان رہیں گے۔ باقی ذوق اپنا اپنا۔

2. سحر و افطار میں زیادہ ٹھنڈی اور ہر طرح کی کھٹی چیزوں سے پرہیز کریں اور کوشش کریں کہ باہر کی تلی ہوئی چیزیں نہ کھائیں اور اگر کھالیں تو اس کے فوری بعد چائے پی لیں۔ اسی طرح چاول کا بھی معاملہ ہے، کھانے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر کھالیں تو اس کے ایک گھنٹے بعد تک پانی، شربت اور جوس وغیرہ سے دور رہیں۔
3. تراویح پڑھاتے وقت اپنی آواز بالکل نارمل رکھیں، زیادہ زور لگائیں گے تو گلا متاثر ہو گا۔ یہ بھی ایک اہم پوائنٹ ہے۔ اس کا تفصیلی ذکر آگے آرہا ہے۔

لہجہ بنانا

قرآن کریم کو عمدہ لہجے اور انداز میں پڑھنا اچھی بات ہے۔ اس سے قاری اور سامعین دونوں محظوظ ہوتے ہیں اور ایسی جگہوں پر تراویح پڑھنے کو ترجیح بھی دیتے ہیں۔ میرے خیال میں لہجہ بنانے کے لیے تراویح سے بہتر کوئی پلیٹ فارم نہیں ہے۔ جن کی آوازیں قدرتی طور پر اچھی ہیں وہ لہجہ پر محنت نہ کریں تو اچھا ہے، ایسوں کو چاہیے کہ وہ تجوید اور خاص طور پر وقف اور اعادہ کا لحاظ رکھتے ہوئے قرآن سنائیں تو آپ کے ساتھ ساتھ سامعین بھی لطف اٹھاتے ہیں کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کی تجوید اچھی ہو، لہجہ اگرچہ عمدہ نہ ہو تو بھی آپ کے سامعین آپ کو سن کر محظوظ ہوں گے، البتہ اگر لہجہ بہت عمدہ ہوا لیکن تجوید اچھی نہ ہوئی تو آپ کی تلاوت سے سامعین اُکتا جائیں گے۔

پھر بھی اگر آپ نے ہر صورت میں کسی قاری کا لہجہ اپنانا ہے تو اس میں دو باتوں کا لحاظ بہت ضروری ہے،

1. لہجہ نرم ہو جیسے شیخ صدیق منشاوی، شیخ شریم اور شیخ ماہر وغیرہ کے لہجے ہیں۔ اگر آپ شیخ سدیس اور شیخ حصری کو لے کر بیٹھ گئے اور ان لہجوں کی باریکیوں کو نہ سمجھتے ہوئے آپ کا گلا اسے سپورٹ نہ کر پایا تو آپ اس پر اپنی گرفت نہیں رکھ پائیں گے اور نقصان اٹھائیں گے۔ ایسے میں اگر آپ کی باڈی کمزور ہوئی تو پھر آپ گئے کام سے۔
2. متعلقہ قاری کا صرف لہجہ ہی اپنائیں، ادائیگی میں ہر چیز کی نقل نہ کریں، یعنی اگر آپ شیخ سدیس کو کاپی کر رہے ہیں تو اس میں قلقلہ آپ کا اپنا ہو، شیخ سدیس والا نہ ہو۔ یہ فقط ایک مثال دی ہے ورنہ اس طرح کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ اسی بناء پر

میری رائے ہمیشہ سے یہی ہوتی ہے کہ تجوید کی درستگی کے لیے کچھ روز تک آپ خود کسی قاری کے سامنے دو زانو ہو کر بیٹھیں اور محنت کریں۔ہاں جب آپ کی تجوید کافی حد تک بہتر ہو جائے تو پھر شیخ منشاوی، شیخ حصری اور شیخ حذیفی جیسے اس فن کے ماہرین کو سنیں گے تو آپ مزید بہتری محسوس کریں گے، بلاشبہ یہ وہ لوگ ہیں جن کی تقلید آپ ادائیگی میں بھی کر سکتے ہیں۔

کچھ اپنے ذاتی تجربہ کی باتیں!

ابتداء میں ایسا تھا کہ رمضان شروع ہوتے ہی میں گلے کے بارے میں انتہائی حساس ہو جایا کرتا تھا۔ایک دفعہ پورا رمضان اس ڈر سے چاول نہیں کھائے کہ اس سے گلا خراب ہو جاتا ہے۔پھر رمضان کے بعد ایک ڈاکٹر کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو وہ کہنے لگے کہ چاول سے گلا خراب نہیں ہوتا بلکہ چاول کھانے کے فوری بعد پانی پینے سے گلا خراب ہوتا ہے۔یہ سن کر بہت افسوس ہوا، افسوس کس بات پر؟ پورا رمضان چاول جو نہیں کھائے۔

پھر کچھ سالوں قبل خیال آیا کہ افطار میں باہر کی فرائی شدہ چیزیں نہیں کھانی چاہییں کیونکہ باہر کا تیل اچھا نہیں ہوتا، یہ گلے کو متاثر کرتا ہے۔تو باہر سے کچے سموسے لا کر گھر میں فرائی کروانا شروع کر دیے، بیگم کی ڈیوٹی بڑھ گئی لیکن اس ڈیوٹی کو وہ بخوشی نبھاتی رہیں کیونکہ گلا خراب ہونے کے بعد والی ڈیوٹی اس سے سخت ہوتی تھی۔

شاید تین چار سال تک پورا رمضان میں نے یہی کیا اور اس دوران گلا بالکل فٹ رہا۔خوش تھا کہ بیماری کی جڑ ہاتھ لگ گئی ہے، کئی ساتھیوں کو مشورہ دیا کہ آپ بھی یہی کریں، اور خود پر تو یہ کام اب گویا ملکی سلامتی واسطے فرض ہو چکا تھا۔

سنتے جایئے، کہانی ابھی ختم نہیں ہوئی۔گلے کا معاملہ ہے، کوئی عدم اعتماد کا ووٹ تھوڑی ہے جو آرٹیکل نمبر پانچ کے تحت منٹوں میں ختم ہو جائے۔(یہ دراصل اُس وقت کی بات ہے جب وزیر اعظم پاکستان عمران خان کے خلاف پی ڈی ایم قومی اسمبلی میں تحریک عدم اعتماد لا رہی تھی اور وزیر قانون فواد چوہدری آرٹیکل نمبر 5 کا سہارا لے کر عدم اعتماد کی اس تحریک پر اسپیکر سے ریلیف لے چکے تھے لیکن پھر منٹوں میں وہ ریلیف ختم ہوا اور اپوزیشن تحریک عدم اعتماد کو بحال کرنے میں کامیاب ہو گئی۔)

اب صورت حال یہ ہے کہ گزشتہ سال سے باہر سے کچے سموسے آنا بند ہو گئے ہیں۔اب باہر کے ہی فرائی کیے ہوئے سموسے آتے ہیں، میں بلا تامل کھا بھی لیتا ہوں اور مزے کی بات یہ ہے کہ گلا بھی ٹھیک رہتا ہے۔ماشاء اللہ کہہ دیں۔

تو یہ وہ مرکزی پوائنٹ ہے جس سے مجھے یوں خیال آیا کہ گلا خراب ہونے کی اصل وجوہات دو ہیں:

- گلے کی زیادہ فکر کرنا۔
- تراویح میں زیادہ زور لگا کر پڑھنا۔

نوٹ:

جو بھی کریں، اپنی ذمہ داری پر کریں، کچھ ہوا تو کمپنی ذمہ دار نہیں ہو گی۔

ازراہ مزاح کہہ رہا ہوں۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں، آپ کو مزہ آئے گا۔ کھانے پینے میں زیادہ ٹھنڈی اور کھٹی چیزوں سے مکمل پرہیز کریں اور باہر کا کچھ کھالیں تو اس کے فوری بعد کوئی سی بھی چائے پی لیں اور مجھے دعائیں دیں۔

تراویح میں آواز کا معیار

حسن صوت کی نہیں بلکہ آواز کے اتار چڑھاؤ اور اس کی پستی و بلندی کی بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ تراویح کے دوران اپنی آواز کو بیلنس رکھنا بھی ایک فن ہے۔ اپنی آواز پر گرفت رکھنے والے حفاظ اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور جنہیں اپنی آواز پر گرفت نہیں ہوتی وہ بیسویں رکعت تک پریشان رہتے ہیں۔

عام طور پر تراویح میں ابتداء کی دو چار رکعتوں کے دوران آواز پست رہتی ہے یا یوں کہہ لیں کہ ایک اچھی پوزیشن پر رہتی ہے، اس کے بعد آہستہ آہستہ یہ آواز خود ہی بلند ہونا شروع ہو جاتی ہے اور یہی وہ وقت ہوتا ہے جس میں اپنی آواز پر مکمل کنٹرول رکھنا ہوتا ہے۔ چنانچہ جیسے ہی آواز بڑھے تو اسے دوبارہ اپنی پرانی پوزیشن پر پیچھے لے آئیں، مزید بڑھنے نہ دیں۔ ایسی صورت میں آپ تراویح کا بھرپور لطف اٹھا سکیں گے لیکن اگر آپ نے اسے بروقت کنٹرول نہیں کیا تو یہ مزید بڑھتی چلی جائے گی، ایسی صورت میں پھر اسے اپنی بہتر پوزیشن پر لانا ہر کسی کی بس میں نہیں ہوتا۔ اور تراویح کا اصل سرور قاری اور سامعین کو اسی سکون والی پوزیشن میں ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس پوزیشن میں ترنم بھی آسکتا ہے اور تلاطم بھی۔ آواز کو اتنا بڑھادینا کہ اسپیکرز پھٹنا شروع ہو جائیں، یہ وہ جذباتی انداز ہے جو قاری کو تراویح کے بعد کا کھانا اور سامعین کو رات سونے کے لیے بستر یاد دلا دیتا ہے، بھلا اس میں کیا لطف۔

چلیے آپ کو اس کی ایک چھوٹی سی علامت بتادیتا ہوں

اگر تراویح کی ہر دو چار رکعتوں کے بعد آپ کو پانی کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے تو سمجھ جایئے کہ آپ کی آواز اپنے اصل معیار سے بڑھی ہوئی ہے کیونکہ جب آپ ایک نارمل انداز میں پڑھتے ہیں تو آپ کو ہر تھوڑی دیر بعد پانی کی ضرورت نہیں پڑتی لیکن پھر بھی ہر چار رکعات کے بعد پانی کے ایک دو گھونٹ بھر لینا بہتر رہتا ہے بشرطیکہ پانی ٹھنڈا نہ ہو۔

چلیں اس مسئلے کو مزید واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آواز کے تین لیول

کئی حفاظ کو دوران تراویح آواز ٹوٹ جانے کی شکایت ہوتی ہے۔ آواز ٹوٹنے سے مراد گلے کا ساتھ چھوڑ جانا ہے جس سے ردھم ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ واقعۃً ایک مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ تب پیش آتا ہے جب تلاوت کے دوران ہم اپنی آواز پر گرفت کمزور کر دیتے ہیں۔

یہاں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ہر انسان کی آواز کے عموماً تین لیول ہوتے ہیں:

1. ہلکی آواز
2. درمیانی آواز
3. زیادہ اونچی آواز، یہ سب سے ہائی پریشر آواز ہوتی ہے، اس سے اوپر جائیں گے تو انیس بیس کے فرق کے ساتھ آواز پھٹنا شروع ہو جائے گی۔

اگر درمیانی آواز کو ہلکی آواز کے مقابلے میں دیکھا جائے تو یہ بھی اونچی ہی ہے اور تراویح کے دوران آخر تک آواز کی سطح یہی رہتی ہے تو قاری اور پیچھے کھڑے سننے والے سب ہی لطف اٹھاتے ہوئے جھومتے ہیں۔

یہ جو تیسرے درجے کی آواز ہے یہ بڑی مزیدار چیز ہے لیکن اس سے محظوظ ہونے کے لیے آیات کا مفہوم سمجھ میں آنا ضروری ہے۔ اگر آپ دوران تلاوت آیات کا مفہوم سمجھ رہے ہوں تو مفہوم کے اعتبار سے آواز کو اٹھانے کے لیے اس تیسری سطح تک جا کر اپنی آواز اونچی کرلیں اور چند آیات کے بعد دوبارہ اپنی درمیانی سطح پر آجائیں تاکہ آپ آخر تک سکون سے تراویح پڑھا سکیں۔

اب آپ اگر چاہیں تو میری تراویح کی کوئی سی بھی ابتدائی دو رکعتیں سماعت فرمالیں۔ بغور سنیں گے تو اندازہ ہو گا کہ ابتداء میں آواز ہلکی ہے جو دوسری رکعت میں آہستہ آہستہ اٹھ کر آپ کو درمیانی سطح تک جاتی ہوئی محسوس ہو گی۔ میری مکمل تراویح میں آواز کی سطح یہی رہتی ہے۔ اس سے اونچی آواز کچھ مخصوص جگہوں پر ہوا کرتی ہے لیکن زیادہ دیر تک نہیں۔

سورۃ النور والی دو رکعتیں آپ نے سنی ہوں گی۔ وہ فل ہائی سطح کی آواز ہے لیکن دوران تلاوت کوشش مستقل یہ رکھی کہ آواز پر گرفت رہے۔ پوری دو رکعتیں اسی سطح پر رہتے ہوئے پڑھائیں کیونکہ وہ بالکل آخری رکعتیں تھیں اس کے بعد تو پھر آرام ہی کرنا تھا جس کی وجہ سے ذہنی طور پر کسی قسم کا دباؤ نہیں تھا۔ لہجہ اگر اچھا ہو تو بہت سے سامعین اس سطح پر جا کر آپ کو سننا چاہتے ہیں اور اسے پسند کرتے ہیں لیکن اصل بات یہ ہے کہ آپ نے اپنے گلے کا بھی تو خیال رکھنا ہے جو بے حد ضروری ہے کیونکہ پورے رمضان کی تراویح کا مسئلہ ہے۔

ایک عمومی کوتاہی

یہ شاید سن 1990 کی بات ہے جب میرا حفظ قرآن کریم مکمل ہوا تھا۔ اس کے بعد والد صاحب رحمہ اللہ مجھے درس نظامی کے سپرد کرنا چاہتے تھے جس پر میں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ حفظ کر لیا ہے، یہ بہت ہے، عالم نہیں بننا۔ یہ سن کر حضرت والد صاحب نے جو فرمایا وہ زندگی بھر کے لیے سبق تھا، فرمانے لگے:

"درس نظامی کے بغیر حفظ کس کام کا؟ درس نظامی میں جاؤ گے تو یہ جو قرآن پاک حفظ کیا ہے یہ سمجھ میں بھی آئے گا"

اور پھر درس نظامی میں جانے کے بعد حضرت والد صاحب رحمہ اللہ والی بات بہت اچھی طرح سمجھ آگئی تھی اور اب تک سمجھ آرہی ہے۔

اب آپ خود دیکھ لیجیے۔ قرآنی آیات کے مفہوم کا علم نہ ہونا تلاوت کے حسن کو کتنا متاثر کر دیتا ہے۔ تلاوت کے دوران کہاں وقف کرنا ہے اور پھر کہاں سے اعادہ، بہت سے حفاظ جو عالم نہیں ہیں، انہیں ان باتوں کا کوئی علم ہے اور نہ ہی ذوق۔ یہاں تک کہ ایک رکعت میں کتنی تلاوت کرنی ہے یعنی رکوع کہاں کرنا ہے، اس کا بھی بخوبی علم نہیں ہوتا۔ صفحے کے آخر کو ٹارگٹ بنا کر اس پر رکوع کر لیا جاتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہر صفحہ پر اس صفحہ کا مذکورہ مضمون بھی مکمل ہو رہا ہو۔ بعض اوقات مضمون طویل ہوتا ہے لیکن پھر بھی مضمون کے درمیان کسی مناسب جگہ پر رک کر رکوع کیا جاسکتا ہے۔ یہ بہت اہم چیز ہے لیکن ہمارے حفاظ اسے نظر انداز کر دیتے ہیں جبکہ یہ پورا ایک فن ہے۔ اگر خود عالم نہیں ہیں تو ایسی صورت میں انہیں کسی عالم دین کا تعاون لے لینا چاہیے کیونکہ یہ بے جا وقف اور بے جا تلاوت کا اختتام جیسے عوامل پوری تلاوت کو بدمزہ کر دیتے ہیں۔ اس کی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں لیکن بحث طویل ہو جائے گی لیکن آپ معمولی سی توجہ سے اس کوتاہی کو ختم کر سکتے ہیں۔

حافظِ قرآن اور تراویح کا پریشر!

حافظ صاحب پر تراویح کا پریشر نہ ہو تو پھر وہ دن بھر منزل یاد کرنے کے لیے اتنی محنت بھی نہ کرے۔ لہٰذا یہ پریشر فائدہ مند ہے، نقصان دہ نہیں ہے لیکن اس وقت بہت چھوٹی سی ایک بات سمجھانا چاہتا ہوں۔

بہت سے حفاظ کا حال یہ ہوتا ہے کہ دن بھر منزل یاد کرتے ہیں، سامع کو بھی سناتے ہیں اور اس طرح منزل یاد بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کے باوجود رات مصلی پر جب کھڑے ہوتے ہیں تو غلطیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ پہلی غلطی پر ٹینشن ہو جاتی ہے کہ ایسا

کیوں ہوا؟ چنانچہ ایک طرف زبان پر تلاوت چل رہی ہوتی ہے تو دوسری طرف یہ خود سے باتیں کرنا شروع کر دیتا ہے کہ صبح تو سامع کو سنایا تھا، اُس وقت تو یہاں غلطی نہیں آئی تھی، شام میں فلاں کو سنایا تھا اور بالکل ٹھیک سنایا تھا، سب سپر فٹ تھا لیکن پھر بھی غلطی آ گئی۔ یہ سب سوچتے سوچتے دوسری غلطی آ جاتی ہے اور پھر مزید ٹینشن لے کر رکوع اور سجدہ میں جا کر ایسے حفاظ تسبیحات کی جگہ دل ہی دل میں اگلا رکوع دہرانا شروع کر دیتے ہیں اور پھر یہی حال قعدے میں بھی ہوتا ہے۔

آیئے! ذرا اس کا جائزہ لے لیتے ہیں کہ اس کیفیت کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟

تین وجوہات ہو سکتی ہیں:

1. ٹینشن، جسے آپ نے اپنے دماغ کی طاقت سے خود ختم کرنا ہے۔
2. رات تراویح میں جس روانی سے پڑھتے ہیں، دن میں اسی روانی سے منزل نہ پڑھنا اور نہ سنانا۔

یہ بہت اہم بات ہے، اسے نظر انداز مت کیجیے گا۔ آپ نے دن بھر منزل یاد کرتے اور سناتے وقت وہی رفتار رکھنی ہے جو آپ کی تراویح میں پڑھنے کی رفتار ہے۔ یہ ایک خدائی نظام ہے کہ زبان کی گراریاں جہاں سیٹ ہو جاتی ہیں پھر وہ انہیں گراریوں پر چلنا ہی پسند کرتی ہے۔

3. اس کا تعلق نمبر (2) کے ساتھ ہی ہے۔

رکوع سجود وغیرہ میں دل ہی دل میں منزل کو دہرانے کے سبب ایسا ہوتا ہے کیونکہ زبان سے کی جانے والی تلاوت کی رفتار کی نسبت دل میں دہرائی جانے والی تلاوت کی رفتار بہت ہی تیز ہوتی ہے، جب یہ دونوں آپس میں میچ نہیں ہوتے ہیں تو غلطیوں کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہٰذا رکوع و سجود وغیرہ میں دل ہی دل میں اس کو دہرانا چھوڑ دیجیے اور ٹینشن فری ہو کر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہو جائیں، غلطی آ جائے تو کوئی بات نہیں، سکون سے سامع کا لقمہ لیں اور آگے چلیں تاکہ دباؤ میں آنے کی وجہ سے آگے مزید غلطیوں کا امکان کم سے کم ہو اور یہ سچ ہے کہ غلطیاں بڑھ جاتی ہیں تو روانی ٹوٹ جاتی ہے اور جب روانی ٹوٹ جاتی ہے تو لہجہ اور آواز کا اتار چڑھاؤ سب پر سونامی آ جاتا ہے۔

لہٰذا خود کو دباؤ میں نہ رکھیں اور ایک طریقہ بتا رہا ہوں اس پر عمل کر کے تجربہ کر لیں۔

دن بھر پارے پر کتنی محنت کرنی ہے، اس کا فیصلہ آپ نے اپنی منزل کی پختگی اور کمزوری کو سامنے رکھ کر خود کرنا ہے۔ اس حساب سے محنت کر کے منزل کی پختگی پر مکمل اطمینان کر لیجیے، مغرب کے بعد صرف متشابہات پر نظر ماریں اور ہو سکے تو نہا کر خود کو فریش کر لیں اور ایک دودھ پتی کا نشہ لے کر مصلی پر کھڑے ہو جائیں۔

سنیں!

آپ نے گھبرانا بالکل بھی نہیں ہے۔ اور مزید سنیں، جب منزل یاد ہو تو گھبرانا کس بات کا؟ غلطی نہیں آئے گی اور اگر آ بھی گئی تو کیا ہوا؟ اسے دماغ پر سوار نہ کریں۔ غلطی آئی ہے اور یہ ایسی غلطی نہیں ہے جس پر تراویح کے بعد مسجد کے صحن میں پانچ رکنی ججز کا پینل بیٹھنا ہے اور ایسا بھی نہیں ہو گا کہ کہ آپ باہر نکلیں گے تو مسجد کے گیٹ پر پنجرے والی گاڑی آپ کو لینے واسطے کھڑی ملے گی۔ پُرسکون رہیں اور اپنا اعتماد مکمل طور پر بحال رکھیں۔

منزل کی پختگی کا مسئلہ!

اس رمضان تراویح کے سلسلے میں میرا اور آپ کا ساتھ بھرپور رہا۔ فیس بک پر اپنی تراویح اپلوڈ کرتے ہوئے بعض حفاظ کرام کی خواہش پر تراویح کے حوالے سے کئی مسائل پر اپنی معروضات پیش کرنے کا موقع ملا، اللہ کریم اپنی بارگاہ میں قبول فرمالے۔

اس بیچ ایک اہم مسئلہ منزل کی پختگی کا بھی آیا اور بعض حضرات نے مجھے حکماً کہا کہ اپنے تجربات کی روشنی میں اس حوالے سے بھی کچھ رہنمائی کروں، سو کوشش کے دائرے میں کچھ گزارشات عرض کر رہا ہوں۔

منزل کی پختگی اور کمزوری یقیناً ایک اہم موضوع ہے جسے لے کر اکثر حفاظ کرام ہر رمضان میں پریشان رہتے ہیں۔ یہ بات مگر حقیقت ہے کہ تراویح میں لطف دوبالا کر دینے کا اصل محرک منزل کی پختگی ہی ہے۔ منزل پختہ ہو تو ادائیگی کمال کی ہوتی ہے، پڑھتے ہوئے ردھم بنتا ہے اور پھر بنتا ہی چلا جاتا ہے اور اس طرح آپ کا لہجہ سامعین کو بیدار رکھتا ہے۔

منزل کی پختگی کوئی مشکل کام نہیں ہے بس اس کے لیے کچھ ہلکے پھلکے اصول اپنانے ہوتے ہیں۔ ذیل میں ترتیب وار اس پر بات کرتے ہیں۔

قرآن کریم سے عشق کی حد تک تعلق جوڑ لیں۔ میں اس سلسلے میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے واقعات پڑھتا ہوں تو رشک آتا ہے، آپ بھی اس طرح کے واقعات پڑھا کریں۔ اس سے کیا ہو گا؟ قرآن کریم سے محبت بڑھے گی اور ایسی بڑھے گی کہ آپ کا روزانہ کی بنیاد پر تلاوت کا معمول بن جائے گا اور یہی اصل جڑ ہے۔

میرا ایک تجربہ ہے، میں چاہوں گا کہ آپ بھی اس پر عمل کر کے دیکھیں۔

اگر ابھی آپ تراویح میں قرآن کریم کی تکمیل کر کے فارغ ہوئے ہیں، تو گویا آپ کو بھولی ہوئی منزل یاد ہو گئی ہے۔ اسے اب ہاتھ سے جانے نہ دیں۔ دن میں ایک پارہ تلاوت کا معمول بنالیں، مشکل ہو رہی ہو تو آدھے پارے کا بنالیں۔ کسی دن اگر چھٹی ہو گئی تو کوئی بات نہیں، ٹینشن نہ لیں بلکہ اگلے دن اس کی کمی کو پورا کر لیں۔ اگر آپ نے یومیہ نصف پارہ تلاوت کا معمول بھی بنالیا تو میرا تجربہ بتاتا ہے کہ منزل کبھی کمزور نہیں ہوتی۔ آپ یہ کر کے دیکھیے، آئندہ رمضان میں عیش کریں گے ان شاءاللہ۔

اور مزے کی بات بتاؤں۔ اس منزل کو پڑھنے کے لیے کسی پروٹوکول کی ضرورت بھی نہیں ہے، کسی تکلف میں پڑے بغیر یہ کام کیجیے۔ کیسے؟

اپنے فون میں پلے اسٹور سے قرآن کریم ڈاؤن لوڈ کر کے رکھیے۔ مدرسہ، دفتر، دکان یا کسی بھی جگہ جہاں آپ روز جاتے ہیں، واپسی کی نسبت جاتے ہوئے انسان فریش ہوتا ہے، گاڑی میں بیٹھتے ہی تلاوت شروع کر دیں اور جہاں غلطی کا شبہ ہو، جیب سے فون نکالیں اور اس میں دیکھ کر اطمینان کر لیں۔

اور اگر آپ مسجد کے امام ہیں تو پھر یہ کام اور بھی زیادہ آسان ہے، اس سے بہتر موقع آپ کے پاس دوسرا کوئی نہیں۔ کچھ پاروں میں بعض رکوعات مشکل لگتے ہیں۔ جہری نماز سے پہلے اس رکوع کو دو تین بار دہرا کر مصلی پر کھڑے ہو جایئے اور نماز میں وہ رکوع تلاوت کر لیں۔ آپ کھانا کھانا تو بھول جائیں گے لیکن فرض نمازوں میں تلاوت کیا جانے والا وہ رکوع کبھی نہیں بھولیں گے۔ خوف کس بات کا؟ زیادہ سے زیادہ یہی ہو گا نا کہ آپ کسی آیت میں غلطی کر جائیں گے؟ تو کیا ہوا؟ اگلی نماز سے پہلے اسے دوبارہ دہرا کر پھر مصلی پر آجایئے۔ میرا برسوں سے یہی معمول ہے الحمدللہ۔

اس طرح کرنے سے آپ کو ایک اضافی فائدہ بھی ہو گا۔ کچھ حفاظ شکایت کرتے ہیں کہ تراویح میں رفتار بہت تیز ہے، سکون سے پڑھنا چاہتے ہیں لیکن جب پڑھنا شروع کرتے ہیں تو غلطیاں آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ آپ کو سکون سے پڑھنے کا تسلسل کے ساتھ کوئی موقع نہیں ملا۔ فرض نماز کا مصلی اس کے لیے بہترین پلیٹ فارم ہے جس میں سکون سے تلاوت کی جاتی ہے۔ مختلف جگہوں سے تلاوت کرتے رہیں گے تو آپ کی عادت بن جائے گی اور ایسی پختہ عادت بن جائے گی کہ پھر آپ کو تیز پڑھتے ہوئے الجھن ہو گی۔ تجربہ کر لیجیے۔

تراویح کی پابندیاں!

تراویح پڑھانے والے حفاظ پر کتنی بھاری ذمہ داری ہوتی ہے، اس کا اندازہ عام لوگوں کو نہیں ہو سکتا۔ جن حفاظ کو منزل پختہ یاد ہوتی ہے وہ بھی پابندیوں میں ہوتے ہیں۔ اپنی مرضی کی سحری اور افطاری نہیں کر سکتے ہیں۔ ذرا سی بے آرامی ہو تو تراویح متاثر ہونے کا اندیشہ اندر ہی اندر سے کھا رہا ہوتا ہے۔ طبعیت خراب ہو جائے تو بخار میں بھی رات کو مصلی پر کھڑے نظر آتے ہیں۔ پھر تراویح پڑھانے کے دوران رکعتوں کی تعداد کو یاد رکھنا اور اگلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کہاں سے شروع کرنا ہے، اسے مستقل ذہن میں رکھنا، بلاشبہ یہ سب وہ بھاری ذمہ داریاں ہیں جو پیچھے کھڑے مقتدیوں پر نہیں ہوتیں۔ ہر حافظ قرآن پورا مہینہ ان ذمہ داریوں سے مقابلہ کر رہا ہوتا ہے جس کا بدلہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں چاہتا۔ اپنے آس پاس دیکھیے، بہت سی مساجد میں عمر رسیدہ حضرات تراویح پڑھاتے نظر آرہے ہوں گے، مجھے ان بزرگوں پر بڑا رشک آتا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ ان

محلوں اور مساجد میں کوئی اور تراویح پڑھانے والا حافظ نہیں ہو گا؟ اس بات کا امکان کم از کم ہمارے ہاں تو نہیں ہے۔ ہر محلے میں نوجوان حفاظ کرام موجود ہیں لیکن یہ عمر رسیدہ بزرگ حضرات ایک جذبے کے ساتھ مصلی پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور تراویح پڑھاتے ہیں۔ ایسوں کو ان کی محنت اور جذبے کا بدلہ بھلا خدا کے سوا کون دے سکتا ہے۔

حفاظ کرام کے دلی جذبات کو عام لوگ کیا سمجھیں گے۔ واقعہ یاد آیا، سنتے جایئے۔

دو روز قبل ایک دوست کے حافظ قرآن بیٹے کا انتقال ہوا۔ بیٹا شدید بیمار تھا اور خیال کیا جا رہا ہے کہ اسے کینسر تھا لیکن والد کے منع کرنے کے باوجود بچہ چھپ چھپ کر رمضان سے قبل اپنی منزل یاد کرنے کی غرض سے پابندی کے ساتھ مدرسہ جاتا رہا۔ والد کا کہنا ہے کہ مدرسہ جاتے ہوئے بچہ یہ سوچ کر اپنا موبائل فون گھر چھوڑ دیتا تھا کہ پیچھے سے میں فون کر کے واپس نہ بلالوں۔ خیر بچے نے اپنی تیاری مکمل کر لی اور کچھ روز تراویح بھی پڑھائی اور بالآخر عین افطار کے وقت اچانک طبعیت مزید بگڑی اور بچہ اسپتال پہنچنے سے قبل انتقال کر گیا۔ کہنے والے کہتے ہیں کہ فوت ہو گیا لیکن میں کہتا ہوں شہید ہو گیا۔

یقیناً یہ قرآن کریم ہی کا اعجاز ہے کہ اس کی چاشنی آج تک موجود ہے اور لوگ اس کی حلاوت کو محسوس کرتے ہیں۔

حافظ قرآن کی حوصلہ شکنی!

ایک عرصہ ہو گیا کہ ہر رمضان المبارک میں کچھ جگہوں پر یہ مسئلہ اٹھتا ہے کہ تراویح پڑھانے والے حافظ صاحب کو اجرت دینا جائز ہے یا نہیں؟

دھڑلے سے کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ حرام ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس کی حرمت کے سبب پر آج تک شرح صدر نہیں ہو سکا۔ بہت آسان سی بات ہے۔ اگر پانچ وقت کی نماز پڑھانے والا امام تنخواہ لے سکتا ہے تو تراویح پڑھانے والا حافظ قرآن کیوں نہیں لے سکتا؟ اور پھر اگر امام اچھی آواز والا قاری ہو تو وہ زیادہ تنخواہ لے سکتا ہے تو تراویح پڑھانے والا اچھا حافظ قرآن کیوں نہیں؟ یہ حافظ قرآن کے ساتھ امتیازی سلوک ہے۔

آپ کو اجرت کے لفظ سے اختلاف ہے تو اس کی جگہ مشاہرہ کا لفظ استعمال کر لیجیے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ نماز اور قرآن کی کوئی اجرت ہو ہی نہیں سکتی۔ اور اگر آپ کہتے ہیں کہ امام نماز کا معاوضہ نہیں بلکہ وقت دینے کا معاوضہ لیتا ہے تو امام کی پانچوں نمازوں میں صَرف ہونے والے منٹوں کو یکجا کر لیجیے، تقریباً پون گھنٹے کا وقت بنتا ہے لیکن حافظ قرآن کی تراویح میں؟ ایک سے دو گھنٹے۔

پھر امام صاحب نماز میں جو تلاوت فرماتے ہیں اس کی باقاعدہ کوئی تیاری بھی نہیں ہوتی، مصلی کی طرف جاتے ہوئے اور اکثر تو سورہ فاتحہ پڑھتے وقت کسی سورت کا انتخاب کر لیتے ہیں، لیکن حافظ قرآن؟ رات تراویح میں سنائے جانے والے پارے کی

تیاری کرنے کے لیے صبح سحری کے وقت سے ہی بیٹھ جاتا ہے۔ اس دوران اپنی ساری ضرورتیں قربان کر دیتا ہے اور کتنی ذمہ داری کے ساتھ ہر چیز کا خیال رکھتے ہوئے تراویح پڑھاتا ہے۔ کیا اسے تگڑا سا لفافہ دینا جرم ہے؟

فقہاء لکھتے ہیں کہ ماہ رمضان میں اگر کسی مسجد میں کوئی اعتکاف میں بیٹھنے کے لیے تیار نہ ہو تو اہل محلہ کو چاہیے کہ کسی کو معاوضہ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیا جائے۔ اگر ایک شخص معاوضہ لے کر اعتکاف میں بیٹھ سکتا ہے تو حافظ قرآن اگر تراویح کا معاوضہ لیتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے؟ اہل علم کو میری اس مثال سے اختلاف ہو سکتا ہے کیونکہ اعتکاف واجب جبکہ تراویح میں پورا قرآن کریم سنانا شرعاً واجب نہیں ہے لیکن اس پر دو باتیں عرض ہیں:

ایک یہ کہ شہر کی کسی مسجد میں ایک مرتبہ یہ اعلان کر کے دیکھ لیجیے کہ:

"اس سال یہاں تراویح میں ختم قرآن نہیں ہو گا بلکہ مختصر تراویح ہو گی"

پھر آپ دیکھیے گا کہ مقتدیوں نے آپ کو کیا جواب دینا ہے۔ تراویح کے وقت آپ کی مسجد خالی ہو گی۔ ایسی صورت میں جب یہ عمل عوام کی ترجیحات میں شامل ہو کر لازم ہو چکا ہے تو پھر اس پر اجرت یا مشاہرہ دینا بھی بنتا ہے۔ آخر نکاح خواں کو بھی تو لفافہ ملتا ہے، اس کے علاوہ آج کل کے یہ کمرشل قسم کے مقررین، نعت خوں اور قراء جو لفافے لیتے ہیں اور دلچسپ بات یہ ہے کہ انہیں لفافے دینے والوں میں اکثریت اہل مدارس کی ہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسے مقررین، نعت خوانوں اور قاریوں کو اپنے پروگراموں میں بلانا ضروری ہے اور کیا انہیں لفافے دینا درست ہے؟ اگر ہاں تو پھر پورا مہینہ تراویح پڑھانے والے حافظ قرآن کو بھی لفافہ دینے یا لینے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ پھر ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن کریم بھول جانے پر وعیدیں سنانا بند کر دیں۔ تراویح میں پورا قرآن کریم سنانا اب ہمارے حفاظ کے لیے بھی ضرورت بن چکا ہے کہ اسی بہانے قرآن کریم کو یاد رکھ پاتے ہیں۔ مجھے اس پر اپنے ایک ساتھی کا واقعہ یاد آیا، بطور لطیفہ عرض کر دیتا ہوں۔ ان کے دو بیٹے حافظ قرآن ہیں۔ میں نے کسی موقع پر اُن سے بطور تصدیق پوچھا:
"آپ کے تو دونوں بیٹے حافظ قرآن ہیں نا؟"

زور سے ہنسے اور کہنے لگے:

"ہاں لیکن وہ اب اللہ حافظ ہیں"

سو اگر ہم نے ان حفاظ بچوں کو اس معاملے میں کنٹرول میں رکھنا ہے تو اس کا طریقہ یہی ہے کہ انہیں تراویح میں قرآن کریم سنانے کا پابند بنائیں۔ آپ اسے کوئی بھی نام دیجیے، مجھے تو یہ دینی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ہر مسئلہ کا کوئی نا کوئی حل نکل آتا

ہے، اس کا بھی کوئی آسان حل تلاش کر لیا جائے اور یہ ممکن بھی ہے۔

بہت سے علماء تو اس بارے میں اتنے سخت ثابت ہوئے ہیں کہ معاوضہ یا مشاہرہ کیا، ہدایا لینے سے بھی ممانعت فرماتے ہیں، اور اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر آپ قرآن پاک نہ سنا رہے ہوتے تو کیا آپ کو یہ ہدایا ملتے؟ نہیں نا؟ بس تو یہ بھی قرآن سنانے کے عوض ہی مل رہے ہیں، لہٰذا احرام ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ اتنی بڑی بات بغیر سوچے سمجھے کیسے کر دی جاتی ہے؟

اور کتنے دکھ کی بات ہے کہ اگر اس تراویح کے دوران حافظ قرآن کا گلا خراب ہو جائے تو اس کا علاج بھی وہ اپنی جیب سے کرا رہا ہوتا ہے۔ اور اگر آنے جانے کا پٹرول لگ رہا ہے تو اس کا بوجھ بھی وہ خود اٹھا رہا ہوتا ہے۔ ہمیں تو ان ضروریات کے واسطے بھی اسے کچھ دینا حرام لگ رہا ہوتا ہے۔ اور مقام تعجب ہے کہ ریسٹورنٹ میں ویٹر کو ٹپ دینا تو ہمارے ہاں لازم ہے اور وہ دیے بغیر جاتے ہوئے شرم آرہی ہوتی ہے لیکن پورا مہینہ تراویح پڑھانے والے حافظ قرآن کو نظر انداز کر دینا ہمارے ہاں لازم سمجھا جاتا ہے۔ کم از کم اسے ویٹر کے برابر ہی سمجھ لیا ہوتا۔

میرے دوستو!

ان حافظوں کی حوصلہ افزائی کیجیے، معاوضہ ہو یا ہدایا، خوب اور بھاری بھر کم دیجیے، ہو سکے تو حج اور عمرے کا پیکج دیجیے، موٹر سائیکل اور گاڑی دیجیے اور یہ سب قرآن کریم سے محبت کے بدلے میں دیجیے، اس پر اللہ آپ کو ضرور اجر عطا فرمائیں گے۔

تراویح پر اجرت والا معاملہ!

اس سلسلے میں سابقہ پوسٹ درحقیقت فضلاء ہی کا ایک مقدمہ تھا جسے ہمت کر کے پیش کر دیا۔ آپ اسے تسلیم کریں یا اختلاف کریں، آپ کی مرضی۔ لیکن فضلاء اس پوسٹ کے مخاطب تھے ہی نہیں بلکہ یہ ایک ترغیبی بیانیہ تھا کہ دوسرے لوگوں کو ان فضلاء اور حفاظ کا خیال رکھنا چاہیے لیکن میرے فضلاء اس بیچ سابقہ فتوے لے آئے۔ اور سچ یہ ہے کہ جو میں نے لکھا تھا اسے اکثریت نے سراہا ہے جبکہ بہت تھوڑے سے لوگ اس پر دفاعی پوزیشن میں آئے۔ اس سے اندازہ لگا لیجیے کہ آپ کتنی کمزور پچ پر کھیل رہے ہیں کہ آپ کے اپنے بھی آپ کی رائے سے متفق نہیں ہیں۔ خیر ہمارے بڑوں نے اس سلسلے میں کیا لکھا ہے، وہ میرے علم میں ہے۔ کم از کم مطالعے کا طعنہ مجھے تو نہ دیجیے۔ اور پھر جب مسئلہ اختلافی نوعیت کا ہے تو ایسی صورت میں کسی سے اس موضوع پر الجھنے یا طعنہ و تشنیع کا کوئی جواز بنتا بھی نہیں ہے۔

میں نے تو اکابر کا نام لیا اور نہ ہی اصاغر کا، ایسی صورت میں سامنے والے کے لیے خاموشی ہی بہتر رہتی ہے کہ ادب کا تقاضا بھی یہی ہے۔

اب جب آپ سابقہ فتووں کو لے ہی آئے ہیں تو اس پر کسی تفصیل میں جائے بغیر میری طرف سے بس ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ اپنے فضلاء اور حفاظ کرام کی حالت پر رحم کیجیے اور بوقت ضرورت کئی مسائل میں حیلے نکل آتے ہیں تو یہاں بھی کوئی ہلکا پھلکا سا حیلہ نکال لیجیے تاکہ کسی غریب کا بھلا ہو سکے۔

دوسری گزارش یہ ہے کہ جہاں تک تراویح پر اجرت لینے کا تعلق ہے، اس کے جائز و ناجائز میں پڑے بغیر ہی دیکھا جائے تو سچی بات یہ ہے کہ تراویح جیسے محبوبانہ عمل کے ساتھ اجرت کا لفظ جچتا بھی نہیں ہے اور نہ ہی آپ کسی حافظ صاحب کو اس کی تراویح جیسی محنت پر اجرت دے سکتے ہیں۔ اُس کی محنت کے مقابلے میں آپ کی اجرت پھر بھی بہت معمولی ہو گی۔ سو حافظ صاحب کی غیرت گوارہ نہیں کرے گی کہ وہ آپ سے اجرت کی بات کرے۔ بات وہی سادی سی ہے جو پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ جب کسی ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے کے بعد دل میں یہ خیال آتا ہے نا کہ اس ویٹر نے ہمیں اچھی سروس دی ہے لہٰذا اب اسے اچھی سی ٹپ لازمی دینی چاہیے یا جب گاڑی لے کر کسی سگنل پر کھڑے ہوتے ہیں اور کوئی مجبور آکر آپ کی ونڈ اسکرین صاف کر دیتا ہے تو آپ کی غیرت اسے بھی کچھ دینے پر ابھارتی ہے تو تراویح پڑھانے والا ان سب کے مقابلے میں بہت اعلیٰ اور بہتر ہے اور واقعی پورا مہینہ دن رات ایک کر کے اس تراویح کے لیے محنت کرتا ہے، یہ اپنی غیرت دکھانے کا زیادہ اچھا موقع ہے۔ ایسے میں اس کی حوصلہ افزائی کرنا آپ کی ذمہ داری اور اس حافظ قرآن کا حق بنتا ہے۔ سو پھر وہی بات عرض کروں گا کہ انہیں دل کھول کر دیجیے، ہو سکے تو حج یا عمرے کا ٹکٹ دیجیے، موٹر سائیکل یا گاڑی گفٹ کیجیے، اور یہ سب عظمت قرآن کو مد نظر رکھ کر کیجیے، اس کے بدلے میں آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ہاں بہت اونچے ہو جائیں گے کیونکہ وہ قدر دانوں سے بہت محبت فرماتا ہے۔

ایک حیلے کا جواب!

حافظ قرآن کو تراویح کے موقع پر دیے جانے والی اجرت اور ہدایا سے متعلق کچھ ساتھیوں نے ایک فتویٰ شیئر کیا ہے جس میں اس مقصد کے لیے ایک حیلہ بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ متعلقہ حافظ صاحب کے ذمہ دو تین نمازوں کی امامت لگا دی جائے اور پھر ان نمازوں کی تنخواہ کی مد میں اس کی خدمت کر دی جائے۔ میرے خیال میں یہ بہت کمزور حیلہ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ویسے تو اُس حافظ صاحب نے دن میں ایک بار صرف تراویح کے لیے آنا تھا لیکن اب تین بار آئے گا کیونکہ اس نے ساتھ میں نمازیں بھی پڑھانی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ کیا متعلقہ امام یہ بات برداشت کرے گا کہ اس کے مصلی پر نماز پڑھانے کے لیے دوسرا بندہ آکر کھڑا ہو جائے؟

تیسری بات یہ ہے کہ امام شیخ الحدیث ہے جبکہ تراویح پڑھانے والا صرف حافظ قرآن، کیا اہل محلہ اپنے شیخ الحدیث امام

کے ہوتے ہوئے اُس حافظ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے تیار ہوں گے ؟

چوتھی بات، فرض کر لیجیے کہ حافظ صاحب نے دن میں اپنی دو تین نمازیں پڑھالیں لیکن رات کو تراویح میں آنے سے انکار کر دیا تو؟ کیا ایسی صورت میں آپ شرعاً کسی قسم کا ایکشن لینے کے مجاز ہوں گے ؟

یہ ساری باتیں اور مشکلات بھی پیش نظر رہیں تو بہتر ہو گا۔ حیلہ ایسا اپنایا جائے جو نزاع کا سبب نہ بنے۔

ازراہ مزاح عرض ہے کہ میری رائے میں تو اس کی سب سے آسان صورت یہ ہے کہ ایسے حافظ صاحب کو تراویح کی اجرت یا تحفہ نہیں بلکہ منہ دکھائی کی اجرت دی جائے اور منہ دکھائی پر کچھ دینے کا رواج تو ہمارے ہاں ویسے بھی موجود ہے۔